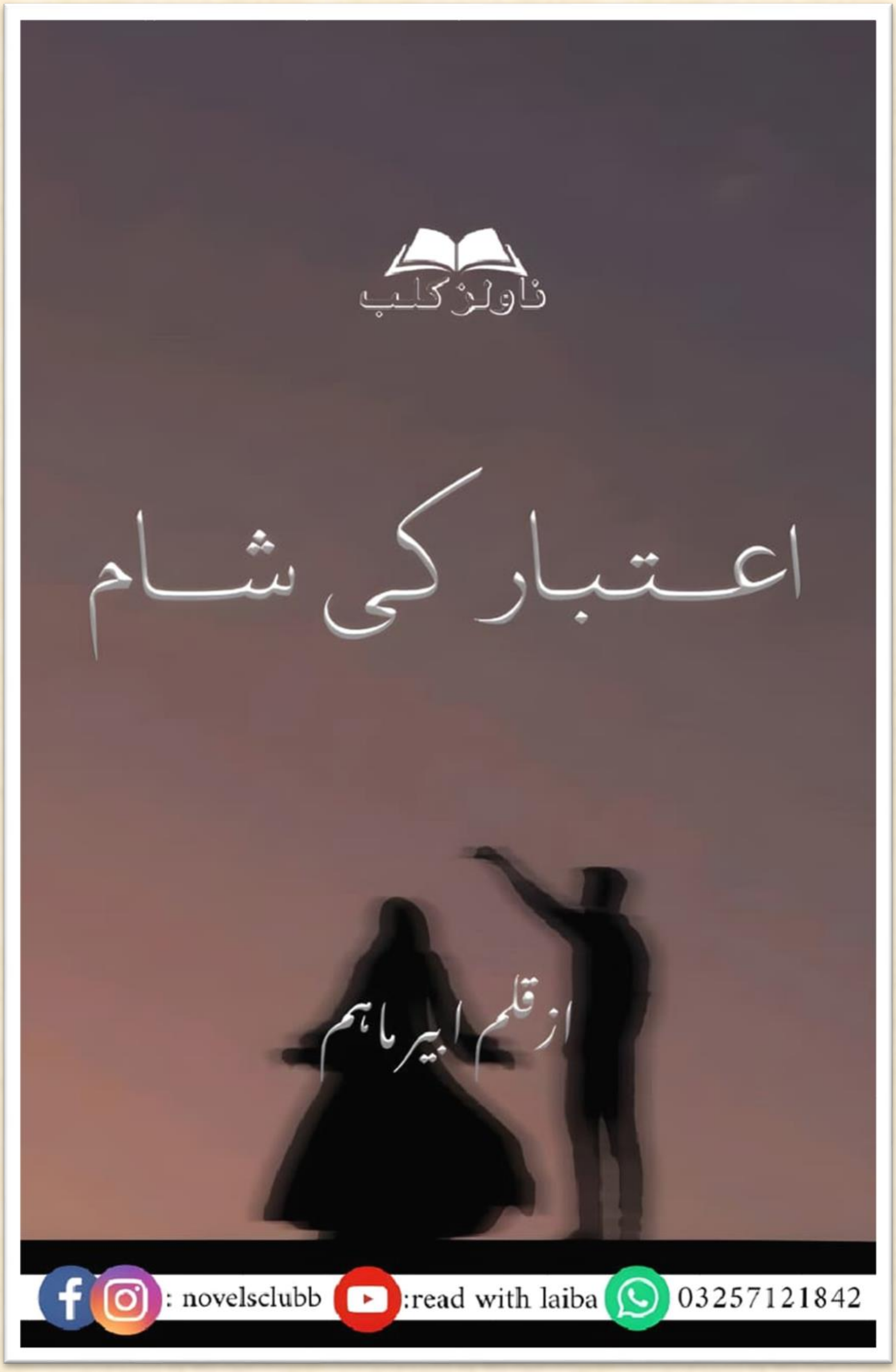

ناولز کلب
اعتبار کی شام
از قلم ابیر ماہم
: novelsclubb
:read with laiba
03257121842

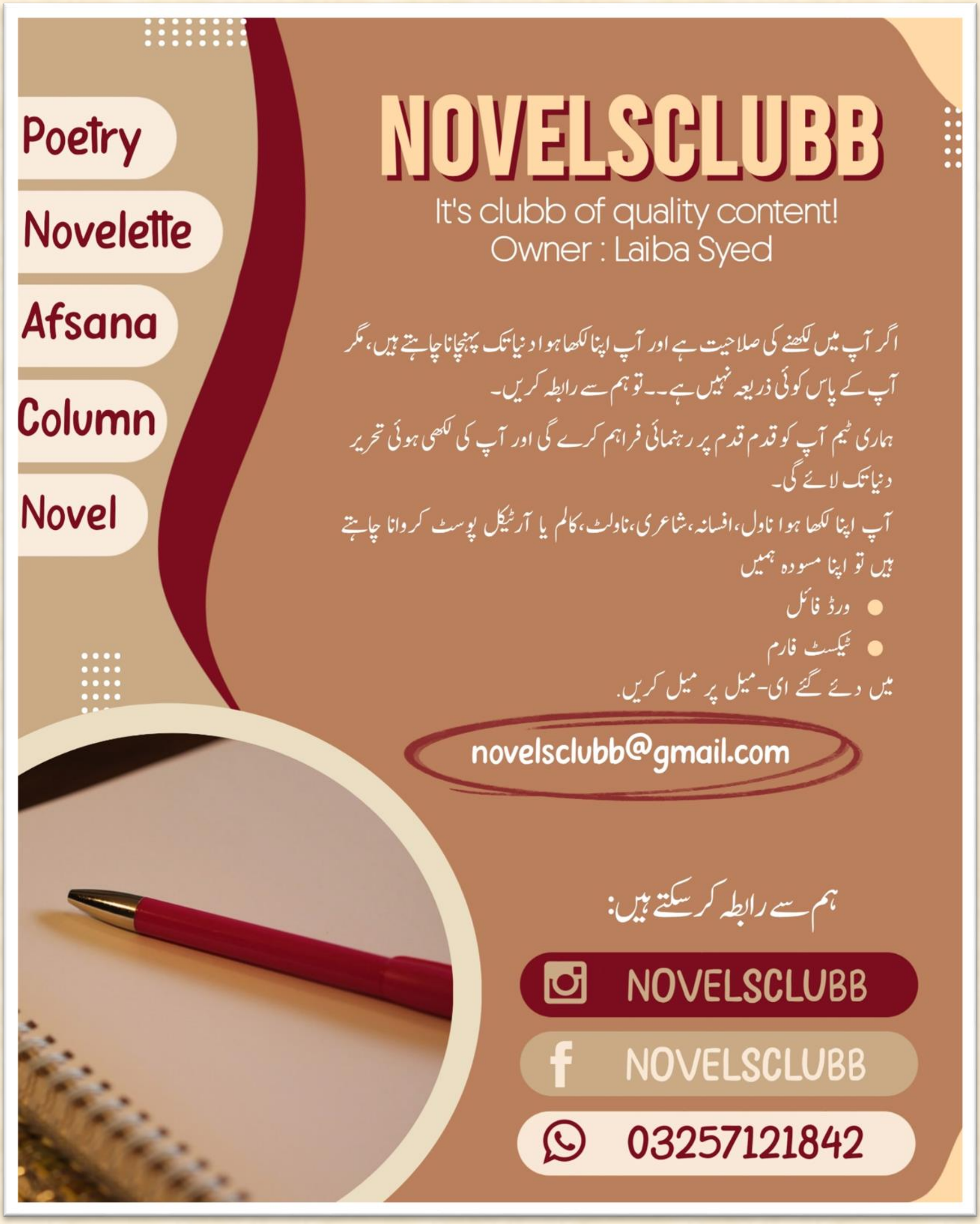
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

اعتبار کی شام

از قلم

ابیر ماہم

Clubb of Quality Content!

اعتبار کی شام از ابیر ماہم

"اور اے مسلمانو، دیکھو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا، تو اللہ نے ان کو خود اپنے آپ سے غافل کر دیا۔"

(سورۃ الحشر، آیت 19)

ناولز کلب

انسان جب رب کو بھولنے لگتا ہے، تو وہ رفتہ رفتہ سجدوں، تلاوت، اور دعاؤں کی توفیق سے محروم ہونے لگتا ہے۔ اُسے احساس بھی نہیں ہوتا کہ وہ دنیا کی چکا چوند میں کھو کر اپنی آخرت گنوا رہا ہے۔

زندگی کی مصروفیات، دنیاوی تعلقات، وقتی خوشیاں... سب اُسے رب کی یاد سے دور لے جاتے ہیں۔ اور تب وہ لمحہ آتا ہے جب روح خالی ہو جاتی ہے، دل بوجھل ہونے لگتا ہے اور ہر آسودگی بے معنی لگنے لگتی ہے۔

لیکن رب تو بہت مہربان ہے۔ وہ اپنے بندے سے ناراض ہو بھی جائے، تو اس کی پلٹ کا منتظر رہتا ہے۔ جس کا مقام دل ہو، وہ دل کو کب تک غافل رہنے دیتا ہے؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ بار بار اپنے بندے کو یاد دہانی کرواتا ہے۔ کبھی کسی دکھ کے ذریعے، کبھی کسی خاموش لمحے میں، کبھی رات کی تنہائی میں وہ پکارنے لگتا ہے

"پلٹ آؤ... میں تمھارا رب ہوں۔"

اور جب بندہ پلٹتا ہے، صرف ایک پل کے لیے بھی تو وہ رب اسے اپنی آغوش میں لے لیتا ہے۔

وہ ایسی آسانیاں پیدا کرتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے،

ایسی رہنمائی عطا کرتا ہے کہ گمان بھی نہیں ہوتا،

ایسے گناہوں سے نکالتا ہے جیسے وہ کبھی گمراہی میں گیا ہی نہ ہو،

اور ایسی رحمت نازل کرتا ہے جیسے زندگی میں کبھی کوئی مشکل آئی ہی نہ ہو۔

بائیس سالہ عرشیہ، من موہنی سی، بچپن سے ہی لاڈ اٹھوانے کی عادی تھی۔ اس کی طبیعت میں تھوڑا سا ضدی پن بھی تھا۔ وہ اپنے خیالوں میں گم رہنے والی، کسی کو زیادہ خاطر میں نہ لانے والی، ماموں ممانی کی لاڈلی تھی، مگر اپنی اماں جان کے عتاب کی زد میں آجاتی تھی۔

" کتنی بار کہا ہے عرشیہ، ہر کسی کو فون نمبر اور گھر کا پتا نہ دیا کرو!"

"امی! ہر کسی کو تو نہیں، بس چند ایک سہیلیوں کو دیا ہے۔"

Clubb of Quality Content!

آسمانی رنگ کے پرنٹڈ لان کے سوٹ میں، سادہ سے حلیے کے باوجود وہ بہت دلکش لگ رہی تھی۔ اس کا رنگ زیادہ گورا نہیں تھا مگر اس کے انداز، باتوں اور سادگی میں ایسی کشش تھی کہ وہ چاہے بھی تو دوسروں کی توجہ اپنی طرف کھینچنے سے نہ روک پاتی۔ اصل خوبصورتی تو اس کی حیا میں تھی، جو اس کے انداز میں جھلکتی تھی۔ بس امی سے بحث کرتے وقت ساری شرم ایک طرف رکھ دیتی تھی۔

"کچھ نہیں بی بی! یوں لگتا ہے سارے شہر کو دینے کا ارادہ ہے تمھارا!"

"امی، کیا ہو گیا ہے؟ چندہ کی امی کو تو آپ جانتی ہیں، اور فزا نے اتنی بار بلایا ہے اپنے گھر۔ میں نے تو کہا تھا دیکھ لیں کیسی ہے، مگر آپ جانے کو تیار ہی نہیں۔"

"رہنے دو عرشیہ، آج کل کسی کے گھر جانے کا زمانہ نہیں رہا۔ وہ اگر یہاں نہیں آسکتی تو تمھیں کیوں بار بار بلاتی ہے؟ اور کتنی بار سمجھایا ہے کہ پڑھنے جاؤ تو بس پڑھو، دوستیاں کم کیا کرو۔ مگر تم ایک نہیں سنتی۔"

امی غصے میں اپنی دو سال پرانی قمیض رگڑ رگڑ کر دھو رہی تھیں، جو عرشیہ کے ابا نے اپنی محنت کی کمائی سے دلائی تھی۔ دل میں وہ سوچ رہی تھیں کہ اماں ابا کے زمانے کی محبت کتنی پاکیزہ تھی، ایک ایسا رشتہ جس میں ساری زندگی صرف ایک انسان پر مرمٹنا ہوتا ہے۔

Clubb of Quality Content

"اچھا نا امی، فزا اچھی ہے، ملیں گی تو تعریف ہی کریں گی، اتنا بڑا گھر ہے اس کا!"

"تو تم کسی جھونپڑی میں رہتی ہو؟ شکر کرو اللہ کا بی بی، گھر بڑا ہو جائے تو دل بڑا نہیں ہو جاتا۔ بہت کم لوگ ہوتے ہیں ایسے۔"

"گستاخی معاف امی جان! آپ بالکل بجا فرما رہی ہیں، ہمارے پڑھنے کا وقت ہو رہا ہے۔"

ناولز کلب

اب وہ مزید بحث کے موڈ میں نہیں تھی۔ امی کو غصہ آتا تو خوامخواہ اس کا منہ بن جاتا، اور آج کی بریانی کھائے بغیر تو وہ رہ نہیں سکتی تھی۔ اس لیے کتاب اٹھا کر کمرے میں گھس گئی۔

"تم کس بات پر ہنس رہے ہو؟ جوکر نظر آ رہی ہوں میں تمھیں؟"

اسے خود سے قد میں بڑے مگر عمر میں دو سال چھوٹے عرش کی طرف دیکھتے ہوئے غصہ آ گیا۔اس کا سارا موڈ خراب ہو گیا اور اب وہ اس کا حشر کرنے پر تل گئی تھی۔عرش سیاہ ٹی شرٹ میں ملبوس تھا اور اس کے سرخ دمکتے پاؤں جوتوں سے آزاد تھے۔پیشانی پر بکھرے بالوں کو مخصوص انداز سے پیچھے کرنے کی عادت اسے شوخا بنا دیتی تھی، مگر حقیقت میں وہ بہت مختلف تھا۔۔میچور اور ذمہ دار۔

بس اس کی شاعری کی خصلت عرشیہ کو بہت چڑاتی تھی۔

اس کے بقول مرزا غالب کبھی بھی قبر سے اٹھ کر آسکتے تھے۔

اتنی وجیہہ شخصیت کو نظرانداز کرنا ممکن تو نہ تھا،اس لیے وہ ہنس کر کہہ دیتا کہ عرشی اس سے جلتی ہے۔

"یا وحشت! میں نے کیا کیا ہے؟"وہ پھر ہنسا۔

"وحشت؟ دہشت گرد کہیں کے! اپنا یہ سارا کباڑ اٹھاؤ اور اپنے کمرے میں جاؤ!"

" بھلائی کا زمانہ ہی نہیں رہا! لکھائی آپ کی خراب ہے اور کباڑ میرے سامان کو کہہ رہی ہیں؟"

"تم ہی ہو سارے فساد کی جڑ! کتابی کیڑے کہیں کے! تمھاری مثالیں دے دے کے امی میرا دل جلاتی ہیں!"

"ہاہا! لکھائی میری خراب ہے، قسمت بھی میری خراب ہے، اور امی بھی!"

"توبہ توبہ! یہ سراسر الزام ہے! اس میں پھپھو کا کیا قصور؟ لاحول ولا قوۃ! کتنا سر چڑھا رکھا ہے تمھیں امی نے! میں کہہ رہی ہوں میری وجہ سے امی مجھے ڈانٹتی ہیں، تم کان بھرتے ہو!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میری وجہ سے نہیں، آپ کو اپنی حرکتوں کی وجہ سے ڈانٹ پڑتی ہے۔ آپ بھی پڑھ لیا کریں چند اخاتون کی طرح، وہ پتھروں کو رگڑ کر آگ لگا رہی ہے، آپ بھی دو چار چاند اپنے بالوں میں لگا لیجیے گا۔"

"ہاں تو میں نے پڑھ لکھ کر کون سا امرود بیچنے ہیں!"

"ہاہاہا! نہ کریں، وہ ہنس پڑا۔"

"اور خاتون کس کو بولا تم نے؟ہاں؟"

"چندا کو۔۔۔"

"واہ رے واہ، ڈھٹائی بھی دیکھو! آپی کہو اسے، آپی! اور مجھے بھی باجی کہا کرو!"

"واٹ ناں سینس؟ دو سال ہی تو بڑی ہیں، کون سا بیس سال۔۔۔"

"ہم دونوں تمھاری بہنوں جیسی ہیں!"

"بہنیں تو نہیں ہیں نا۔۔۔"

وہ عام سے انداز میں کہتے ہوئے باہر نکل گیا۔

"سن لیں سن لیں، مجھے تو بڑے لیکچر دیے جاتے ہیں، بڑے ہیں یہ ہیں، اور ان لاڈ صاحب کی باتیں سنیں بلکہ لچھن دیکھیں! میں پوچھتی ہوں کہاں ہے انصاف کا ترازو؟"

Clubb of Quality Content

"باہر رکھا ہے انصاف کا ترازو! پھپھو عرشیہ پوچھ رہی ہیں کہ انھوں نے پڑھ کر امرود کا ٹھیلا کہاں لگانا ہے۔۔۔"

"کسی ٹکڑی کے منہ والے سے تم ٹکرو گے، دیکھ لینا تم۔۔۔"

"جہاں آپ کا انصاف کا ترازو ہو گا وہاں ہمیں ٹکڑی بننے میں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا، عرشیہ مادام۔۔۔"

وہ جان بوجھ کر امی کو سنا رہی تھی، اور عرش بھی اسے تپانے کے لیے اس کے ساتھ ساتھ ہو لیا تھا۔

وہ پیچ و تاب کھا کر رہ گئی۔

تیزی سے دن گزر رہے تھے۔

ممانی سے ہی سننے میں آیا تھا کہ عرش صاحب باہر کی ہوا کھانے جا رہے تھے۔

سننے میں ہی آیا تھا، ورنہ امی جان نے تو اسے بتانا بھی گوارا نہ کیا۔

آج وہ معمول کے مطابق کالج وین میں تو گئی تھی، مگر واپسی پر وین نے لیٹ آنا تھا۔

امی کو اس نے بتایا تو انہوں نے کہا: انتظار کر لینا۔

"عرشی، چندا ابھی چلی گئی، تھوڑی دیر میں یہ کالج بھی خالی ہو جائے گا۔ تم ایسا کیوں نہیں کرتی، میرے ساتھ میرے گھر چلتی ہو۔"

"نہیں نہیں، امی کی اجازت کے بغیر میں کہیں نہیں جاتی فزا۔"

"کہیں کہاں جا رہی ہو، میرے ہی گھر تو جا رہی ہو۔ آنٹی کو میرا بتایا ہوا ہے نا؟"

"ہاں بتایا تو ہے۔۔۔"

اب وہ کیا بتاتی اپنی امی کے اس بارے میں نادر خیالات۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کچھ نہیں ہوتا عرشی، میں آنٹی سے خود بات کر لوں گی۔"

"لیکن فزا۔۔"

"لیکن ویکن کچھ نہیں۔ چلو! اتنی بھی کیا بے اعتباری۔"

پتا نہیں کس احساس کے تحت وہ چلی آئی۔

ایک تو آج جلدی میں بس چادر ہی اوڑھ سکی تھی۔

Clubb of Quality Content!

"جی، عرشیہ کو بھیج دیں۔ وہ اتنی گرمی میں اسے لینے آیا تھا۔ خود بھی کالج تھا مگر پھپھو کی کال کی وجہ سے اسے عرشی کے گھر نہ آنے کا پتا چلا، جیسے تیسے اجازت لے کر وہاں آ پہنچا تھا۔

"جی، وہ تو چلی گئی ہے۔"

"کدھر چلی گئی ہے؟وین تو آئی نہیں۔"

"وہ اپنی سہیلی کے ساتھ گئی ہے۔"

وہ صحیح معنوں میں پریشان ہوا۔

"کون؟کس کے ساتھ؟چندہ کے ساتھ؟"

"نہیں،وہ ایک لڑکی سیاہ رنگ کی کار میں روز چھٹی کے وقت ان سے ملنے آتی تھی۔آج بھی آئی تھی،اسی کے ساتھ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"نام کیا ہے؟"

"فزا۔"

وہ صحیح معنوں میں پریشان ہو گیا۔

وہ صحیح معنوں میں پریشان ہوا۔

"کیا مصیبت ہے! ایڈریس بھی نہیں معلوم ہو گا، پتا نہیں گھر میں کسی کو معلوم بھی ہے یا نہیں۔ کہاں سے مل گئی ان کو فزا پیزا۔۔۔"

"ہیلو پھپھو جان، وہ فزا کا ایڈریس تو بتائیں۔"

"کیوں؟ خیریت؟"

او شکر، ممانی کو معلوم تھا۔

"جی، وہ عرشیہ فزا کے ساتھ اس کے گھر چلی گئی ہے۔"

"ہائے کلموہی! مجھے تو نہیں معلوم ایڈریس بیٹا، پتا نہیں کہاں لے گئی ہو گی میری بچی کو۔۔۔"

فضیلہ بیگم کا تو سانس پھولنے لگا۔

اب کیا ہو گا؟

"آپ پریشان نہ ہوں پھپھو۔"

"میں کچھ کرتا ہوں۔ ان شاء اللہ سب ٹھیک ہو گا!"

"حوصلہ کرو فضیلہ!"

ناہید بیگم انہیں سنبھالتے ہوئے بولیں۔

شام سے رات ہونے کو آگئی تھی۔

"جب شام ڈھل جائے تو رات کی سیاہی سے پناہ مانگنی چاہیے کیونکہ شیطان انسان کو غلط

کاموں کے لیے رات کو زیادہ اکساتا ہے۔

وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (سورہ الفلق 3:)"

اسی لیے اللہ نے رات کے شر سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے۔

فضیلہ کو سنبھالتے سنبھالتے ناہید بیگم بھی ہلکان ہو چکی تھیں۔

دونوں مائیں عرش اور عرشی کی حفاظت کی دعائیں مانگ رہی تھیں۔

تبھی دروازہ کھلا تو عرشیہ بوجھل دل لیے عرش کے ساتھ ہم قدم تھی۔

روئی روئی متورم آنکھیں، لرزتے ہونٹ، کانپتے ہاتھ پاؤں۔۔اس کی حالت جیسے کسی قیامت کی خبر دے رہی تھی۔

فضیلہ بیگم نے اسے دیکھا تو فوراً بے ہوش ہو گئیں۔

"ان کا بلڈ پریشر لو ہو گیا تھا۔"

ہوش میں آتے ہی وہ بس عرشیہ کو تکتی رہیں۔

"امی، طبیعت ٹھیک ہے آپ کی؟"

"ہمم۔۔۔ تم ٹھیک ہو؟"

"جی امی، میں ٹھیک ہوں۔"

Clubb of Quality Content

وہ نظریں چراتے ہوئے بولی۔

"چلو عرشی بیٹا، آرام کر لو۔ تھک گئی ہو گی۔"

ناہید بیگم نے اسے کمرے میں بھیجنے کے لیے بہانہ کیا۔

سامنے صوفے پر عرش سرخ آنکھیں لیے زمین کو گھور رہا تھا۔

وہ چاروناچار منظر سے ہٹ گئی۔

سورج کی نئی کرن کے ساتھ اس کی صبح بھی ہو گئی تھی۔

نماز پڑھ کر اپنے رب سے بات کر کے وہ خود کو کتنا ہلکا محسوس کر رہی تھی۔

مگر جو کچھ اس کے ساتھ ہونے جا رہا تھا، اس کے بارے میں سوچ سوچ کر کل رات تو نیند اس سے کوسوں دور تھی۔

کچن میں آئی تو خلافِ معمول امی ناشتہ بنا رہی تھیں۔

"امی، آپ کیوں بنا رہی ہیں ناشتہ؟ آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں۔"

وہ ہنوز خاموش رہیں، خلافِ دستور کچھ نہ بولیں۔

"امی، ناراض ہیں؟"

"نہیں۔ شام کو تیار رہنا۔"

"کس چیز کے لیے؟"

شاید اسے کچھ کچھ اندازہ ہو رہا تھا۔

"نکاح ہے تمھارا عرش کے ساتھ، کوئی واویلا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

اس پر تو جیسے پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔

"امی ایسا کیوں؟ مجھے نہیں کرنا نکاح! عرش کے ساتھ تو بالکل نہیں!"

"کیوں؟ کوئی اور پسند ہے تو بتا دو، اس کے ساتھ کروا دوں گی۔"

"امی! آپ کو اندازہ بھی ہے کہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟ اتنا سا بھی یقین نہیں رہا آپ کو؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کس یقین کی بات کرتی ہو؟وہ جو تم نے اپنی ماں کی بجائے اس آن لائن دوست پر کیا؟ سمجھایا تھا نا کہ ہر کوئی قابِل اعتبار نہیں ہوتا۔"

ایک ہفتے بعد آخر فضیلہ بیگم کو اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کا موقع مل ہی گیا تھا۔

وہ تو سمجھا رہی تھیں مگر عرشیہ کو ایسا ہی لگا۔

فزا دراصل کسی سیٹھ کی خادمہ تھی جو سوشل میڈیا کے ذریعے لڑکیوں کو اسمگل کرنے کے لیے ٹریپ کرتی تھی۔

عرشیہ شروع سے ہی بھولی فطرت کی تھی،اس کی عیش و عشرت والی زندگی سے بہت متاثر ہوتی تھی۔

اسی کے مشورے پر اس نے اپنی امی کو اسے کالج کی دوست بتایا تھا۔

شہر معلوم ہو جانے کے بعد نا جانے کیسے وہ بھی اسی شہر ٹرانسفر ہو گئی تھی۔

Clubb of Quality Content

پھر جب اس نے عرشیہ کا سیٹھ کو بتایا تو سیٹھ نے اس کا ٹارگٹ کنفرم کر دیا۔

موقع پاتے ہی فزا عرشی کو اپنے فلیٹ لے آئی۔

جب عرشیہ نے اس سے اپنے والدین سے ملوانے کا کہا تو وہ شروع میں ٹالتی رہی۔

وقت گزرنے کے ساتھ اس کو احساس ہوا کہ اس نے امی کی بات نہ مان کر کتنی بڑی حماقت کی تھی۔

کون سی آیتیں،ورد،دعائیں تھیں جو اس نے نہ کی ہوں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جب عرش نے اپنے دوست اعظم کو عرشیہ سے متعلق صورتحال بتائی تو اس کا شک سیٹھ کی طرف ہی گیا تھا۔

وہ پہلے ہی اس تاک میں تھا کہ کہیں کوئی ثبوت ملے۔

ائرپورٹ پر اس نے اس کی ساتھی فزا کو پہچان لیا تھا۔

اس اثنا میں عرشیہ بازیاب ہو گئی تھی۔

عرشیہ تو صدمے میں تھی۔

عرش سب کے سامنے اسمگلنگ والی بات گول کر گیا تھا۔

"مجھے کیا پتا تھا وہ ایسی ہو گی۔"وہ شرمندہ تھی۔

"ماں کا تو پتا تھا نا!مرے ہوئے باپ کو بھول گئی؟

سمجھایا تھا تمھیں:باپ جب مر جائے تو لوگ عزتوں کی چادر کو روندنے میں دیر نہیں کرتے۔

ہر کوئی اپنا حق سمجھ کر قیمت وصول کرتا ہے۔

سمجھایا تھا یا نہیں؟

وہ تو شکر ہے رب سائیں کا،عرش کے دوست کا،ورنہ آج تمھیں کوئی بچا نہ پاتا۔"

"امی، اب اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ آپ اتنا بڑا فیصلہ لے لیں گی!"

وہ دھیمے لہجے میں شکوہ کرتی ہوئی بولی۔

"دوسروں کی خاک بھی کوئی اپنے سر نہیں ڈالتا، اور یہاں تمہاری اپنی ممانی ہے جو اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود بھی تمھیں بہو بنانے کو تیار ہے۔

بات تلخ ہے عرشیہ، ماں ہوں تمہاری۔

کل کو کوئی غیر ساس بنے تو یہی کہتی کہ ہم نے تو آنکھوں دیکھی مکھی نگلی ہے۔

مجھے معلوم ہے تم بے قصور ہو، پاک دامن ہو۔

تمھارے ماموں، ممانی جانتے ہیں، عرش جانتا ہے، مگر کسی اور کو چاہو گی تو یقین بھی نہیں دلا پاؤ گی۔

عرش دیکھا بھالا بچہ ہے، میرے ہاتھوں میں بڑا ہوا ہے۔

کیا قباحت ہے اس رشتے میں؟

پہلے تو تمھیں خوف تھا،اب کی بار ذرا سی بھی محبت ہے نا میرے لیے تو اعتبار کر کے اس رشتے کے لیے ہاں کر دو۔"

وہ التجا کرتی ہوئی بولیں۔

"آج اسے صحیح معنوں میں معلوم ہوا تھا کہ ماں کا صبر اور خاموشی کس قدر جان لیوا ہوتی ہے۔

جیسے تیسے کر کے وہ مان تو گئی تھی۔

مگر عرش کا کیا؟

وہ تو دو سال چھوٹا تھا اس سے۔

وہ تو شاید مانتا بھی نا۔

پھر کیا وہ اس پر ترس کھا رہا تھا؟

یہ سوچ کر وہ اس کے کمرے کی طرف اپنے قدم بڑھا چکی تھی۔

"آجائیں اندر۔"

وہ تو ابھی دروازہ کھٹکھٹانے والی تھی، مگر شاید اس نے اس کا سایہ دیکھ لیا تھا۔

"کیا ہو رہا ہے یہ سب، عرش؟"

"کچھ نہیں، کتاب پڑھ رہا ہوں۔" وہ کتاب آگے کرتے ہوئے بولا۔

"میں اس کتاب کی نہیں، جو آج شام کو ہونے والا ہے اس کی بات کر رہی ہوں۔ تم نے اس رشتے کے لیے اتنی آسانی سے ہامی کیسے بھر دی؟"

"تو اس میں حرج ہی کیا ہے؟"

وہ لاپرواہی سے کتاب واپس لیتے ہوئے بولا۔

"حرج؟ پورا عذاب ہے نازل ہونے والا ہم دونوں پر، اور تم کہتے ہو حرج ہی کیا ہے؟"

اس نے پھر سے کتاب اس کے ہاتھ سے جھپٹی۔

"اللہ اللہ، باتیں! جیسی باتیں آپ کرتی ہیں ناعرشیہ، ایسے میں تو قیامت بھی آجائے تو پتا نہ چلے۔"

"مزید کوئی فضول گوئی نہیں، صاف صاف بتاؤ، مان کیسے گئے ہو؟ پتا ہے نا دو سال بڑی ہوں تم سے!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہاں تو؟ جب امی ابو راضی ہیں، پھوپھو راضی ہیں اور آپ بھی تو راضی ہیں، تبھی تو میں نے ہامی بھری ہے۔

جب آپ کو اعتراض نہیں، تو مجھے کیوں ہو گا؟"

وہ شرمانے کی ناکام اداکاری کرتے ہوئے بولا۔

"شرم نام کی چیز ہے تم میں؟ میں منع نہیں کر سکتی تھی، تم ہی کر دیتے۔ سچ سچ، سنجیدہ ہو کر بتاؤ کیا سوچ رہے ہو؟"

وہ مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھتی ہوئی بولی۔

"جو امی ابو کا حکم ہے، اس کو بجا لانے کا سوچ رہا ہوں۔"

"ترس کھا رہے ہو مجھ پر؟ احسان کر رہے ہو؟"

" کیسا ترس؟ میں سمجھا نہیں۔"

"شرم نہیں آتی تمھیں! گھر کی عزت پر نظر رکھتے ہوئے اس لیے تم نے مجھے بچایا تھا؟"

"عرشیہ۔۔۔! کس قدر غلط بات کی ہے آپ نے۔

اتنا گھٹیا میں نہیں سوچتا۔

مگر افسوس ہے آپ کی سوچ پر۔

اگر آپ کو یہ ترس لگ رہا ہے تو یہی سمجھیں۔

میں آپ کو مزید صفائی دینے کا روادار نہیں ہوں۔

اس میں میرے والدین کی رضامندی ہے۔

میری تعلیم مجھے یہ نہیں سکھاتی کہ میں بلاوجہ اپنے والدین کو ناراض کروں۔

اس لیے مجبوری ہی سمجھیں۔

آج کے بعد میں کوشش کروں گا کہ آپ کو اپنی شکل نہ دکھاؤں۔

فلحال آپ اپنے کمرے میں جائیں، مجھے آرام کرنا ہے۔"

Clubb of Quality Content!

وہ سپاٹ لہجے میں بولتے ہوئے اسے کمرے سے باہر نکالتے دروازہ بند کر گیا تھا۔

اور پھر ایسا ہی ہوا تھا کہ پچھلے چار سالوں میں اس نے عرشیہ سے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔

ان چار سالوں میں عرشیہ کافی سمجھدار ہو چکی تھی۔

اس نے ماسٹرز پرائیوٹ کر لیا تھا اور اپنی ذات کو خود تک محدود کر لیا تھا۔

اتنے سالوں بعد جب وہ لوٹا، تو عرشیہ میں عرش کا سامنا کرنے کی ذرا بھی ہمت نہیں تھی۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ آیا اب وہ اسے قبول کرے گا یا پہلے کی طرح دھتکار کر چلا جائے گا۔

اس کی اتنی سی لاپرواہی ایک عذاب کی طرح دونوں نفوس پر مسلط ہو گئی تھی۔

وہ چاہ کر بھی اس رشتے سے دستبردار نہیں ہو سکتی تھی۔

کیونکہ وہ عورت تھی نا، مرد کو تو اختیار ہوتا ہے، جب دل میں آیا تین لفظ بول کے حق جتا لیا،

اور جب جی چاہا تین لفظ بول کے اس کے سر سے چادر کھینچ لی۔

کوئی اس سے پوچھتا کہاں ایسا کیوں کیا۔ بھئی قصوروار تو عورت ہی ہوتی ہے۔

وفا، خلوص سب عورت کے حصے میں آتا ہے، اور پھر اس کی لاج رکھنے کے لیے ساری زندگی قربانی دینی پڑتی ہے۔

اتنی سوچیں اس کے دماغ میں چل رہی تھیں۔

یا اللہ۔۔وہ آسمان کی طرف دیکھنے لگی۔

عصر کا وقت ہو چکا تھا۔

ایسے میں اسے کس کی ضرورت تھی؟ وہ بخوبی جانتی تھی۔

جب حالات انسان کو پوری طرح بے بس کر دیتے ہیں تو اسے رب ہی سنبھال سکتا ہے۔

انسان جب اللہ کی یاد سے غافل ہوتا ہے تو اللہ اسے خود سے غافل کر دیتا ہے، اس کی روح کو اس کو اپنی اصل حقیقت سے غافل کر دیتا ہے۔

کتنے خسارے میں انسان شیطان کے بہکاوے میں آ کر گھاٹے کا سودا کر ڈالتا ہے۔

چشم میں اشکوں کا کارواں رُکا ہے

دل سمندر جتنے غموں کا گھڑا ہے

فلک پہ اُڑان بھرتا ہر پنچھی گواہ ہے

کہ تیرا رب ہی تیری آخری پناہ گاہ ہے!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اُٹھ جاؤ عرشی، مغرب کے وقت کون سوتا ہے؟"

"کون سوتا ہے؟ ہر چرند پرند، انسان سب سوتے ہیں۔"

"زبان بس چلوا لو جتنی مرضی، یہ نہیں شوہر پردیس سے آیا ہے ایک ہفتے سے۔ اس کی کل سے طبیعت ناساز ہے، چائے دوا پوچھ لو۔ نہیں کلموہی کو ذرا احساس نہیں ہے، بستر میں پڑی ہے کاہلوں کی طرح۔"

"سارا دن تو کام کرتی ہوں امی، مگر پھر بھی آپ اتنا ڈانٹ دیتی ہیں۔ پردیس سے پڑھ کے آیا ہے کو نسا دہشتگردوں کے ساتھ جنگ لڑ کے آیا ہے۔"

اس کے ذکر پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی چڑ گئی تھی۔ امی کا سارا پیار تو بچپن سے وہی لیتا آیا تھا۔

"شرم کرو! کچھ اپنے خصم کے بارے ایسا بول رہی ہو۔ میں کہتی ہوں پڑھ لکھ کے کون سا تم نے تیر مار لیا؟ شوہر کی عزت کا ہی نہیں پتا۔ آیا ہے گیا ہے؟ یہ کیا ہوتا ہے؟ اب وہ شوہر ہے، اس کو آپ سے مخاطب کرنا سیکھو۔"

"ہے تو چھوٹا نا پورے دو سال۔۔ مجھے آپا، باجی تو کبھی کہا نا جو اس کو آپ بلاؤں میں!"

"آنے دو بھائی صاحب کو۔ کہتی ہوں رخصتی کروائیں تمھاری۔"

"خوشی سے کرتی تو ہو بھی جاتی۔ اب تو قطعی نہیں کرواؤں گی، جو کرنا ہے کر لیں۔"

غصے سے پاؤں کو چپل میں زبردستی اڑسنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"السلام علیکم۔"

دروازے سے نکلنے کے ارادے سے اس کے قدم تھم گئے۔سامنے سے آتا وہ نظر آ گیا تو وہ ٹھٹک کر رک گئی۔لمحے بھر کو لگا جیسے وہ بدل گیا ہو۔چہرہ سنجیدہ، آنکھوں میں کوئی مانوس شگفتگی نہیں تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"وعلیکم السلام۔"

اس کا جواب سپاٹ تھا،بالکل بے رنگ۔

اسے چاہ کر بھی جواب دینا ہی پڑا۔

" کیسی ہیں آپ؟"

"الحمدللہ ٹھیک ہوں۔"

پھر اس نے غور سے اسے دیکھا۔

"اللہ مبارک۔ مگر لگ نہیں رہا، آنکھیں سرخ کیوں ہیں؟"

اس نے فوراً پلکیں جھپکیں، آواز معمول پر رکھنے کی کوشش کی۔

"کچھ نہیں، ایسے ہی مچھر چلا گیا تھا آنکھ میں۔ ٹھیک ہوں۔"

"ہمم، صحیح۔"

وہ کچھ قدم چل کر رک گیا۔ اسکی آواز میں ٹھہراؤ تھا۔ وہ اب جلد از جلد اس مسئلے کو حل کرنا چاہتا تھا۔

"کب تک ناراض رہنے کا ارادہ ہے؟"

عرشیہ نے رخ موڑ لیا، وہ تو چلنے کو تھی کہ اس کے سوال نے پھر روک لیا۔

"ناراض؟ کون کس سے؟"

وہ ناسمجھی کا لبادہ اوڑھے بولی، جیسے سوال ہی فضول ہو۔

"تھا تو میں آپ سے۔۔۔ مگر شاید آپ ہیں مجھ سے۔"

عرش کا لہجہ ہلکا سا بجھا ہوا تھا۔

"ایسا کوئی حق نہیں ہے میرا آپ پہ۔"

اس کے الفاظ میں روکھا پن تھا، یا شاید بے بسی۔

عرش ہلکا سا ہنسا۔

"تو کس کا حق ہے؟ ساتھ والی پڑوسن کا؟"

"استغفراللہ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی، گہرا سانس لیا۔ دل میں خجالت سی محسوس ہوئی مگر وہ کوئی جواب نہ دے سکی۔

"عرشیہ، جو ہو چکا سو ہو چکا۔ میں پچھلی باتیں نہیں دہرانا چاہوں گا۔ مگر یہ جان لیں میں نے وہ نکاح اپنی رضامندی سے کیا تھا۔ میں اس لیے ناراض ہو کر نہیں گیا تھا۔"

ناولز کلب
Club of Quality Content

وہ بولتا رہا، لہجے میں عجیب سی تھکن تھی، جیسے بار بار سوچ کر یہ الفاظ ترتیب دیئے ہوں۔

"کچھ باتیں آپ کی مجھے ہرٹ کر گئی تھیں۔ میں آپ کو وقت دینا چاہتا تھا۔ مگر آپ؟ اتنا فاصلہ کر لیا مجھ سے، خود کو لاتعلق کر لیا۔ معلوم ہوا موبائل بھی نہیں رکھنا چاہتیں، رابطہ منقطع کر دیا۔ اس میں میرا کیا قصور تھا؟"

وہ پلکیں جھپک رہی تھی، آواز اس کے کانوں میں گونج رہی تھی، مگر زبان مقفل تھی۔

"میں پھر بھی معذرت کرتا ہوں آپ سے۔"

عرش کی آواز کچھ لمحے کو لرزی۔

وہ نا چاہتے ہوئے بھی شرمندہ ہو رہی تھی۔ہاں اس کا کیا قصور تھا غلطی تو سراسر میری تھی اس نے تو میری عزت رکھی پھر بھی پتا نہیں میں کس بات پر اتنا اترا رہی ہوں۔اپنے آپ سے بھی شرمندہ تھی۔

"اگر آپ اب بھی راضی نہیں ہیں، تو یہاں رہنے کا میرا جواز ہی کیا ہے؟ کل ہی واپس چلا جاؤں گا۔"

یہ کہہ کر وہ رکا نہیں۔ اپنے خاص لہجے میں وہ اسے کچھ باور کراتے عجیب ہی کشمکش میں مبتلا کر گیا تھا۔

عرشیہ نے سانس روکے اسے جاتے دیکھا۔ دل میں ایک نامعلوم سی کسک اتر گئی۔ الفاظ گلے میں اٹک گئے۔ اس کی آنکھوں کی نمی مزید گہری ہو گئی، جسے وہ بار بار جھپک کر چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

رات کے آخری پہر جب وہ تہجد پڑھ رہی تھی تو اس کا دروازہ کسی نے کھٹکھٹایا۔

"جی ممانی آجائیں۔ پوچھنے کی کیا بات ہے آپ کا اپنا گھر ہے۔"

"طنز کر رہی ہو؟"

"نہیں نہیں شاید مسئلہ مجھ میں یا میری باتوں میں جو ہر کسی کو طنز ہی لگتی ہے۔ اچھا یہ بتائیں خیریت ہے؟"

ممانی کے ہونٹوں پر دکھ بھری ناراضگی تھی۔

"کوئی احساس ہے تمہیں؟"

وہ حیران سی ہو گئی۔

"میں نے کیا کیا ہے؟"

ممانی نے گہری سانس لی۔ آواز لرز گئی مگر سخت رہی۔

"رات کا کھانا کیوں نہیں کھایا تھا؟ اسی فکر میں میں اور تمہارے ماموں رات بھر نہیں سو سکے کہ بچی بھوکے پیٹ سو گئی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ان کی فکر پر ہنس پڑی۔ آواز میں کرب چھپا ہوا تھا مگر وہ دکھ کو ہنسی میں ڈھالنے کی عادی تھی۔

ممانی تھوڑی نرم ہوئیں۔ قریب آ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"میں جانتی ہوں بیٹا، تمہارے دل و دماغ میں عجیب وسوسے ہیں۔ مگر یہ سب تمہاری خام خیالی ہے۔ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ نہ میں اور تمہارے ماموں اتنے فرسودہ خیالات کے مالک ہیں اور نہ ہی ہمارا بیٹا۔"

وہ خاموشی سے سنتی رہی۔

"دو سال کا فرق؟ کتنا فرق ہے آخر؟ تم ہمارے پیارے نبی ﷺ کی زندگی دیکھو۔ حضرت خدیجہؓ کی عمر کتنی زیادہ تھی، مگر نہ صرف نکاح کیا بلکہ اس رشتے کو پورے حقوق اور فرائض کے ساتھ نبھایا بھی۔ اُن کی زندگی ہمارے لیے عملی نمونہ ہے۔"

وہ آہستہ سے سسکی، مگر بولی کچھ نہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہم مسلمان ہیں بیٹا۔ ہمارا رب ہماری نیت سے واقف ہے۔ وہ ہمارے ساتھ ہے۔ لوگوں کا کیا؟ وہ کیا حق رکھتے ہیں سوال کرنے کا؟ ہم اپنا دل بھی ان کے سامنے کھول کر رکھ دیں تو بھی وہ راضی نہ ہوں گے۔ ہمیں اپنے رب کو راضی کرنا ہے۔ لوگ تو آخر میں بس انا اللہ وانا الیہ راجعون ہی کہتے ہیں۔۔۔ سمجھ رہی ہو نا؟"

اس کی آنکھیں بھر آئیں۔ دل میں کوئی گہری گرہ کھلتی محسوس ہوئی۔

"اور تمھاری ماں تو بیٹا تم سے بہت پیار کرتی ہے وہ تمھیں بوجھ کیوں سمجھے گی باقی ماؤں کی تمھاری انکی بھی خواہش ہے کہ میری بیٹی کا گھر بس جائے تو اس میں غلط ہی کیا ہے۔ مائیں خاموش نہیں ہونی چاہیے باپ رونق لے جاتے ہیں تو ماؤں کی خاموشی اولاد کے دکھ کے سبب ویران آنگن کو بھی اجاڑ دیتی ہے۔

زمانہ برا نہیں ہے زمانہ تو رب سے ہے مگر تلخیاں خود ہی مزاج میں گھل جاتی ہیں جب بندہ چہرہ شناس ہو جائے۔

Clubb of Quality Content

باقی ہر وقت کی ڈانٹ ڈپٹ یہ تو پیار ہے وہ جو بھی کہتی ہے تمھاری فکر میں کہتی ہیں انسان غصہ بھی تو اس پہ کرتا ہے جس پہ وہ حق جتانا چاہتا ہے بچے۔۔"

"آپ صحیح کہہ رہی ہیں۔ کتنی خوش نصیب ہو میں۔ آپ اگر سٹار پلس کے ڈرامے کی طرح کی ساس ہوتی تو کیسے طعنے دے دے کے مجھے ایک ہی دن میں گھر سے چلتا کرتی ہے نا۔ اس لیے تو کہتی ہو ایک آدھا ایوارڈ مل ہی جانا چاہیے۔"

"فلحال تو اب مجھے اچھی بیٹی کا ایوارڈ دینا ہے تمھیں۔ کوئی جلدی نہیں ہے جب تم دل کے اطمینان سے فیصلہ کر لو تو خو ہی بتا دینا۔ کیونکہ زبردستی کے رشتے گلے میں بندھے طوق کے مانند ہوتے ہیں جنھیں گھسیٹا جا سکتا ہے چلایا جا سکتا ہے زبردستی نبھایا نہیں جا سکتا۔ اس لیے سوچ سمجھ کے فیصلہ لو۔"

"جی ٹھیک ہے۔"

"لیکن فیصلہ حق میں ہو ہمارے۔" وہ جتانا نہ بھولیں۔

وہ مسکرائی۔

"چلو اب تم آرام کرو میں چلتی ہوں۔"

ممانی کے جاتے ہی اس نے سر تکیے پر رکھ دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

دروازہ بند ہونے کی آہستہ سی آواز کے بعد کمرے میں سکوت اتر آیا۔ وہ چپ چاپ چھت کو تکتی رہی۔ آنکھوں میں محبت کی نمی تھی۔

کتنے مخلص رشتے تھے یہ، وفا کی گانٹھ میں بندھے ہوئے، جنہیں وہ اتنے دنوں سے بوجھ سمجھتی آئی تھی۔ آج اس پر کھلا کہ سب نے اس کا اعتبار کیا تھا۔ اس نے آہستہ سے آنکھیں موند لیں۔ اس کے دل کی گہرائیوں سے ایک دعا نکلی

"یا اللہ! جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔"

آج اس نے سیکھ لیا تھا کہ رشتے بوجھ نہیں ہوتے۔ بس انہیں سمجھنے کے لیے دل کو کھولنا پڑتا ہے۔

اگلے روز وہ جانے کو تیار تھا۔ امی نے بتایا تھا کہ کچھ اہم کام کی وجہ سے جارہا ہے جلد واپسی ہوگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مگر وہ اب تک اس سے نہیں ملنے گئی تھی۔

تبھی وہ اجازت لیتے اندر آچکا تھا۔

وہ کتاب کھولے بیٹھی تھی۔

"مجھے رخصت کرنے ہی آجاتی؟"

"کیوں آپ دنیا سے جارہے ہیں؟"

"یاد کریں گی۔""کم از کم یہی بول دیں۔"

"ہاں اچھا مذاق کرلیتے ہیں-"اس نے سرے سے ہی اس کی بات کا مذاق اڑایا۔

"کسی کے خلوص کا مزاق نہیں اڑانا چاہیے۔ مرجاؤ گا تب تو یاد کیا کریں گی۔"

"اللہ اللہ خیر تو ہے مرنے مارنے کی باتیں کررہے ہیں پردیس کام کے لیے جارہے ہیں یا جنگ لڑنے؟"

"اپنوں سے دور رہنا جنگ ہی تو ہے۔ خیر جذباتی تو آپ ہونگی نہیں۔ ایک خط ہی لکھ لیجیے گا۔"

"کیوں؟"

"آپکی ہینڈ رائٹنگ بہتر ہو جائے گی۔"

"یوں کہیں وہاں بیٹھ کے بھی کیڑے نکالیں گے۔"

"یا وحشت! آپ۔۔۔"

"میں کیا؟"

"کچھ نہیں۔ اپنا خیال رکھیے گا۔"

وہ بس اتنا کہہ سکا۔ وہ تو شکستہ قدموں سے واپس جا رہا تھا۔ اس کی آواز پر جیسے اس میں جان آ گئی تھی۔

"آپ کو لکھنا نہیں آتا خط؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"آتا ہے میں تو بس ایسے کہہ رہا تھا۔"

"تو آپ لکھ لینا۔۔"

جواب مل جایا کرے گا؟

"کہتے ہیں تو افسانے لکھ دیا کروں گی۔"

وہ شوخ ہوتے بولی۔

"واقعی۔۔۔؟ اجازت دے رہی ہیں یعنی رخصتی کے لیے ہاں سمجھوں؟"

عرشیہ کچھ بول نہ سکی۔ عرش کُھل کے مسکرایا تھا۔

خزاں رخصت ہونے کو تھی۔

اس کے خاموش اقرار نے آنے والی بہار کو خوش آمدید کہا تھا۔

تم وہ رُت ہو جس کے آنے سے ہر سُو بہار ہو جاتی ہے

میں خزاں کا وہ پتا ہوں جس کو ہوائیں بھی ٹھکراتی ہیں!

تم وہ خاص مہک ہو جسے میں میلوں دور محسوس کر سکتا ہوں

میں باغ کا وہ عام سا پھول ہوں جو فقط تمہارے آنے پہ کِھلتا ہے!

-(ماہ بیر)

Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئیے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842